مطالعہ حدیث کورس

معاشرتی معاملات

www.KitaboSunnat.com

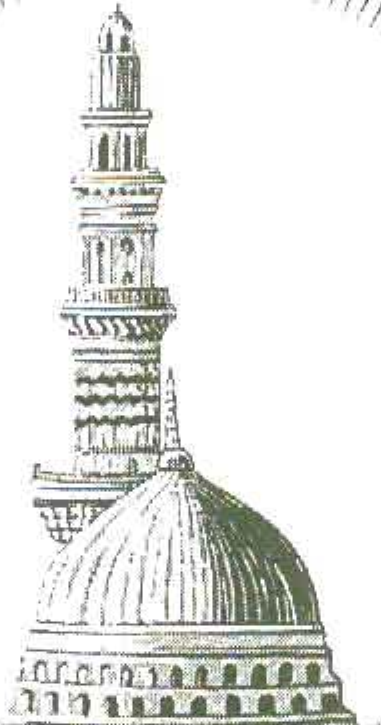

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

19

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث خط و کتابت کورس

معاشرتی معاملات

یونٹ (۱۹)

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز دعوۃ اکیڈمی،
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
پوسٹ بکس نمبر 1485
فون: 9261751-54
فیکس: 261648, 250821
ای میل: dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس .... مطالعہ حدیث

یونٹ نمبر 19

مؤلف .... مولانا حبیب الرحمان

ناشر .... دعوۃ اکیڈمی' بین الاقوامی اسلامی

یونیورسٹی اسلام آباد' پاکستان

مطبع .... ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد

سن اشاعت .... 2000ء۔1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مندرجات (یونٹ ۱۹)

پیش لفظ	۵
تعارف یونٹ	۷
آیات قرآنی	۸
احادیث نبویؐ	۹
اسلام میں عزت وذلت کا معیار	۹
پڑوسیوں کے حقوق	۱۰
پڑوس کا مقام	۱۱
پڑوسیوں کی خبر گیری	۱۱
پڑوسیوں کے مابین تحائف کی اہمیت	۱۲
مستحق ترین پڑوسی	۱۲
پڑوسیوں سے حسن سلوک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کا ذریعہ ہے	۱۳
پڑوسی کے ساتھ سلوک کا نتیجہ' جنت یا جہنم	۱۴
قیامت کے دن پہلا مقدمہ...... پڑوسیوں کا جھگڑا	۱۵
کمزور اور حاجت مندوں طبقوں کی کفالت وسرپرستی	۱۶
مفلسوں کے ساتھ خدا کا تعلق	۱۷
ہمدردی کا مستحق مسکین	۱۹
سنگدلی کا علاج مسکینوں اور یتیموں سے حسن سلوک میں ہے	۲۰
خادموں کے ساتھ حسن سلوک	۲۱
خدام کا طعام ولباس کیسا ہو	۲۲
کھانے میں خدامین کی شرکت	۲۳
رفقائے سفر کی خدمت کرنے میں مسابقت	۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زائد از ضرورت چیزیں رفیق سفر کو دینا	۲۵
شیطان کے گھر اور سواریاں	۲۶
راستہ روکنے کی مذمت	۲۷
بیمار کی عیادت	۲۸
غیر مسلم کی عیادت	۲۹
عیادت کے اداب	۲۹
مسلمان کے باہمی حقوق	۳۰
نیک افراد کی لغزشوں سے درگزر کرنے کا حکم	۳۲
کسی مسلمان کی عزت و آبرو سے کھیلنے کا عبرت ناک انجام	۳۳
معاشرے میں ایک دوسرے کی اصلاح	۳۳
مسلمان کی مدد......وہ ظالم ہو یا مظلوم	۳۴
مسلمانوں کی پردہ دری منافقین کا کام ہے	۳۵
مسلمان بھائی کے لئے پسند و ناپسند کا پیمانہ	۳۶
اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کا مرتبہ	۳۶
اسلامی معاشرے میں اخوت ایک محکم عمارت	۳۸
مسلمانوں کی باہمی شفقت اور رحمت کی مثال	۳۹
جانوروں سے اچھا سلوک اور اس کا صلہ	۴۰
ذبح کے آداب	۴۱
خلاصہ کلام	۴۴
فہرست مصادر و مراجع	۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی' غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث' اس کی جمع و تدوین' اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرادی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے' اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و توصیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح' حسن' ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر بنے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل' تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

حدیث نبوی کا مفہوم و معنی	مصطلحات حدیث کا تعارف
تاریخِ تدوین حدیث	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوگی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے، تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد
(ڈائریکٹر جنرل)
دعوۃ اکیڈمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

مطالعہ حدیث کا یہ انیسواں یونٹ ہے جس کا موضوع "معاشرتی معاملات" ہے۔ایک گھر کی محدود ترین اجتماعیت سے باہر ایک وسیع اجتماعیت ہوتی ہے جسے معاشرہ کہا جاتا ہے' اس کے بارے میں اسلام کے بعض بنیادی تصورات ہیں جن سے اسلام کے معاشرتی نظام کو سمجھنے کے لیے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

اسلام کے معاشرتی نظام کی بنیاد یہ نظریہ ہے کہ دنیا کے سب انسان ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں'نسلوں'قوموں اور قبیلوں کا اختلاف ایک فطری اختلاف ہے جو باہمی تعارف کا ذریعہ ہے۔

دین اور عقیدے کی بنیاد پر جو معاشرہ وجود میں آتا ہے وہ مسلم معاشرہ کہلاتا ہے۔اس بنیاد سے ہٹ کر کسی اور بنیاد پر قائم ہونے والا معاشرہ مسلم معاشرہ کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔مسلم معاشرے میں افراد کے تعلقات کی بنیاد باہمی اخوت ومحبت' ہمدردی' تعاون اور ایثار پر ہوتی ہے۔

اس یونٹ میں آپ پڑوسیوں کے حقوق' حاجت مند اور کمزور طبقوں سے حسن سلوک' خادموں سے حسن سلوک' اسلامی معاشرے کی محکم بنیادیں' ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق، غیر مسلم شہریوں کے حقوق اور جانوروں سے برتاؤ جیسے عنوانات کا مطالعہ کریں گے۔اس مطالعہ سے آپ کو اسلام کے معاشرتی نظام سے آگاہی حاصل ہو گی' اس کے بارے میں موثر گفتگو کر پائیں گے اور معاشرتی حقوق وفرائض کی کماحقہ بجا آوری کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکیں گے۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایک مثالی اسلامی معاشرے کے قیام میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی

قال اللہ تعالی: وَاعْبُدُو اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (النساء ٤ : ٣٦)

"اور تم سب اللہ کی بندگی کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو' قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی رشتہ دار سے' اجنبی ہمسائے' پہلو کے ساتھی اور مسافر سے اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمھارے قبضہ میں ہوں' احسان کا معاملہ رکھو' یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔"

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات ۴۹ : ۱۳)

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو' درحقیقت تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے' جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا باخبر ہے۔"

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الحجرات ۴۹ : ۱۰)

"مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں لہذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبویؐ

اسلام میں عزت وذلت کا معیار

۱۔ عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہﷺ: الحمد لله الذی أذهب عنكم عيبة الجاهلية وتكبر ها' یا ایها الناس الناس رجلان بر تقی کریم علی الله وفاجر شقی هين على الله' الناس كلهم بنی آدم و خلق الله آدم من تراب (بیہقی: شعب الایمان)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شکر ہے اس اللہ کا جس نے تم سے جاہلیت کا عیب اور اس کا تکبر دور کر دیا۔ لوگو! تمام انسان بس دو ہی گروہوں میں تقسیم ہیں، ایک نیک اور پرہیز گار جو اللہ کی نگاہ میں عزت والا ہے دوسرا فاجر اور شقی جو اللہ کی نگاہ میں ذلیل ہے، ورنہ سارے انسان آدمؑ کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا تھا۔"

مفہوم:

۱۔ اس حدیث میں اس اہم اصولی حقیقت کی نشاندہی کی گئی ہے کہ انسانوں کے درمیان عزت و ذلت کا معیار صرف ایک ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کو ماننے والے ایک گروہ ہیں اور نہ ماننے والے دوسرا گروہ ہیں۔

۲۔ اسلام دنیا کے تمام نسلی، وطنی اور قومی معاشروں کے برعکس ایک فکری، اخلاقی اور اصولی معاشرہ تعمیر کرتا ہے جس میں انسان اور انسان کے تعلق کی بنیاد کسی خاص گھرانہ میں اس کی پیدائش نہیں بلکہ ایک عقیدہ ہے اور ایک اخلاقی ضابطہ ہے۔

۳۔ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک و معبود مانے اور پیغمبر کی لائی ہوئی ہدایت کو اپنا قانون زندگی تسلیم کرے' وہ اس اسلامی معاشرے کا فرد ہے۔ نسل یا وطن یا رنگ کی بناء پر ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تفریق نہیں ہے۔

۴۔ اسلام نے جاہلیت کی اس عظیم گمراہی کی اصلاح کی جو دنیا میں ہمیشہ عالمگیر فساد کی موجب رہی ہے یعنی نسل، رنگ اور زبان کا تعصب۔ اس تعصب کی وجہ سے انسان اپنے گرد چھوٹے چھوٹے دائرے کھینچتا رہا ہے۔ جس کے اندر پیدا ہونے والے اپنا اور باہر پیدا ہونے والے کو غیر قرار دیتا ہے اور اس کی کوئی عقلی یا اخلاقی بنیاد نہیں ہے بلکہ ایک اتفاقی پیدائش ہے۔

۵۔ فضیلت اور برتری کی بنیاد اخلاقی فضیلت ہے جو شخص دوسروں سے بڑھ کر برائیوں سے بچنے والا ہوگا اور پاکیزگی کی راہ پر چلنے والا ہوگا وہ اللہ کے نزدیک باعزت ہے۔

پڑوسیوں کے حقوق

عن ابی ھریرة أن رسول اللہ ﷺ قال واللہ لا یؤمن ' واللہ لایؤمن ' واللہ لایؤمن' قیل من یارسول اللہ؟ قال الذی لا یامن جارہ بوائقہ (بخاری و مسلم : کتاب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، پوچھا گیا" اے اللہ کے رسول ﷺ کون ایمان نہیں رکھتا؟" فرمایا کہ: "وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ رہے۔"

مفہوم :

۱۔ اسلام ان سب لوگوں کو جو ایک دوسرے کے پڑوسی ہوں آپس میں ہمدرد، مددگار اور شریک رنج و راحت دیکھنا چاہتا ہے۔

۲۔ وہ ایک دوسرے کے پہلو میں اپنی جان مال اور آبرو کو محفوظ سمجھیں۔

۳۔ اس حدیث میں ہمسایہ کی ایذارسانی کو ایمان کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ یہ ایک مومن کی شان نہیں ہے کہ اس کی زبان یا ہاتھ سے اس کے پڑوس میں رہنے والے بھائی کو تکلیف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذیت پہنچے۔

پڑوسی کا مقام

عن عائشة رضي الله عنها قال قال النبیﷺ مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه (مسلم: کتاب البر والصلۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جبریلؑ مجھ کو پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی برابر تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ پڑوسی کو پڑوسی کا وارث بنادیں گے۔"

مفہوم:

۱۔ ایک اسلامی معاشرے میں پڑوسی کا جو مقام ہے وہ اس حدیث سے خوب واضح ہو جاتا ہے۔

۲۔ گویا پڑوسی بھی عزیز و اقارب کی طرح برادری کا ایک فرد ہے۔

۳۔ رہی وہ معاشرت جس میں ایک دیوار کے فاصلے پر رہنے والے دو آدمی برسوں ایک دوسرے سے ناآشنا ہوں، اور جس میں ایک محلّہ میں رہنے والے باہم کوئی دلچسپی، کوئی ہمدردی اور کوئی اعتماد نہ رکھتے ہوں، تو ایسی معاشرت ہرگز اسلامی معاشرت نہیں ہے۔

پڑوسیوں کی خبر گیری

عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللهﷺ یا اباذر اذا طبخت مرقة فاکثر ماء ها وتعاهد جیرانك (مسلم: کتاب البر والصلة)

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اے ابوذر! جب تو شوربا پکائے تو کچھ پانی زیادہ کردے اور اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کر۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر بتادیا کہ ایسا خود غرض انسان جو اپنے پڑوسیوں کے بھوک پیاس کے مسائل اور اس قسم کی دوسری ضروریات سے بے خبر اور بے نیاز ہو کر زندگی گزارے وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا اور اس نے میری بات نہیں مانی۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ کے ان ارشادات کی قدر و قیمت کو سمجھئے اور اپنی زندگی کا معمول بنا کر ان کی بیش بہا برکات کا مشاہدہ اسی دنیا میں کیجئے۔

پڑوسیوں کے مابین تحائف کی اہمیت :

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال، رسول الله ﷺ : یا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة (بخاری، مسلم: کتاب الادب، کتاب البر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ ایک بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو"۔

مفہوم :

۱۔ عورتوں کی فطرت یہ ہوتی ہے کہ کوئی معمولی چیز اپنی پڑوسن کے گھر بھیجنا پسند نہیں کرتیں ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کے یہاں کوئی اچھی چیز بھیجی جائے۔

۲۔ اسی لیے آپ ﷺ نے عورتوں کو ہدایت فرمائی کہ معمولی سے معمولی ہدیہ بھی اپنے پڑوسیوں کے یہاں بھیجو، اور جن عورتوں کے پاس پڑوس سے ہدیہ آئے اور وہ معمولی ہو تو انہیں محبت سے لینا چاہیے، اس کو نہ تو حقیر سمجھیں اور نہ اس پر تنقید کریں۔

مستحق ترین پڑوسی

عن عائشة رضی الله عنها قال قلت، یا رسول الله ﷺ ان لی جارین فالی ایهما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اھدی؟ قال الی اقربھما منك بابا (بخاری: کتاب الادب)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: "میرے دو پڑوسی ہیں تو ان میں سے کس کے یہاں ہدیہ بھیجوں" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پڑوسی کے ہاں جس کے گھر کا دروازہ تیرے گھر سے زیادہ قریب ہو۔"

مفہوم:

۱۔ قرآن کریم کی رو سے ہمسائیوں کی تین اقسام ہیں: ایک رشتہ دار ہمسایہ' دوسرا اجنبی ہمسایہ اور تیسرا عارضی ہمسایہ جس کے پاس بیٹھنے یا ساتھ چلنے کا اتفاق ہو۔

۲۔ یہ سب اسلامی احکام کی رو سے رفاقت' ہمدردی اور انسانی سلوک کے مستحق ہیں۔

۳۔ مستحق ترین پڑوسی وہ ہے جس کے گھر کا دروازہ آپ کے گھر سے زیادہ قریب ہو اور اگر وہ رشتہ دار بھی ہے تو پھر دوہرا اجر ہے' ایک پڑوسی ہونے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

پڑوسیوں سے حسن سلوک اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا ذریعہ ہے

عن عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ من سرہ ان یحبہ اللہ ورسولہ' فلیصدق حدیثہ اذا حدث' ولیؤد امانتہ اذا ائتمن ' ولیحسن جوار من جاورہ (مشکوٰۃ: باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ اور رسول اس سے محبت کریں' تو اس کو چاہیے کہ جب وہ گفتگو کرے تو سچ بولے' اور اس کے پاس جب امانت رکھی جائے' تو اس امانت کو مالک کے پاس بحفاظت لوٹائے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی کے ساتھ سلوک کا نتیجہ ' جنت یا جہنم

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلاً قال ' یا رسول اللہ ان فلانۃ تذکر من کثرۃ صلاتھا و صیامھا و صدقتھا غیر انھا تؤذی جیرانھا بلسانھا' قال ھی فی النار' قال یا رسول اللہ ﷺ فان فلانۃ تذکر قلۃ صیامھا و صدقتھا و صلاتھا وانھا تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذی بلسانھا جیرانھا' قال ھی فی الجنۃ

(مشکوٰۃ :باب الشفقۃ والرحمۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ :ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ : "فلاں عورت بہت زیادہ نفل نمازیں پڑھتی' نفل روزے رکھتی 'اور صدقہ کرتی ہے اور اس لحاظ سے وہ مشہور ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ : "وہ جہنم میں جائے گی" اس آدمی نے پھر عرض کیا :"اے اللہ کے رسول ﷺ ! فلاں عورت کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کم نفل روزے رکھتی ہے اور بہت کم نفل نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے کچھ ٹکڑے صدقہ کرتی ہے 'لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ جنت میں جائے گی۔"

مفہوم :

۱۔ پہلی عورت جہنم میں اس لیے جائے گی کہ اس نے بندوں کے حق مارے ہیں۔ پڑوسی کا حق یہ ہے کہ اسے ایذا نہ دی جائے اور اس نے یہ حق ادا نہ کیا اور دنیا میں اس نے اپنے پڑوسی سے معافی بھی نہیں مانگی۔ اس لیے اسے جہنم ہی میں جانا چاہیے۔

۲۔ دوسری عورت نے چونکہ بندوں کی حق تلفی نہیں کی ہے۔ اس کی اگر نفل عبادات میں کچھ کمی بھی ہے، تب بھی اللہ تعالیٰ کا دامن رحمت بڑا وسیع ہے اس لیے وہ اللہ کی رضا کی مستحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن گئی ہے۔

قیامت کے دن پہلا مقدمہ...... پڑوسیوں کا جھگڑا

عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ اول خصمين يوم القيامة جاران (مشکوٰۃ: کتاب الشفقه والرحمة)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن جن دو آدمیوں کا مقدمہ سب سے پہلے پیش ہو گا وہ دو پڑوسی ہوں گے۔“

مفہوم:

۱۔ یعنی قیامت میں حقوق العباد کے سلسلہ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ دو شخص پیش ہوں گے جو دنیا میں ایک دوسرے کے پڑوسی رہے اور ایک نے دوسرے کو ستایا اور ظلم کیا۔ ان دونوں کا مقدمہ پہلے پیش ہو گا۔

۲۔ حقوق اللہ کے سلسلہ میں سب سے پہلے نماز کے حوالہ سے باز پرس ہو گی' اس لیے اوپر والی حدیث کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔

عن عبدالله بن عمر رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ: خير الاصحاب عندالله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عندالله تعالى خيرهم لجاره (ترمذی: کتاب البر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو اور پڑوسیوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہو۔“

مفہوم:

۱۔ پڑوسیوں کے بارے میں نہایت نازک اور باریک پہلوؤں کی رعایت کو آپ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری قرار دیا ہے مثلاً یہ کہ گھر کی دیواریں اس طرح نہ اٹھاؤ کہ پڑوسی کے گھر کی ہوا بند ہو جائے اور اس کو تکلیف پہنچے' اگر کوئی مرغوب چیز پکے تو اس بات کو نہ بھولو کہ ہانڈی کی مہک پڑوسی کے گھر تک جائیگی اور ان کے بچوں کے لیے یہ چیز بھی باعث ایذا ہو گی۔

۲۔ ایک اسلامی سوسائٹی میں کس قدر ہمدردی اور محبت کے رشتوں کو اسلام نے فروغ دیا ہے لیکن بدقسمتی سے اس مادہ پرستی کے دور نے ہمیں انتہائی خود غرض بنادیا ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان يومن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يومن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليسكت

(بخاری' مسلم: کتاب الایمان' کتاب البر والصلة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے' جو شخص اللہ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔''

کمزور اور حاجت مند طبقوں کی کفالت وسرپرستی

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ الساعی علی الارملة والمسكين كالمجاهد فی سبيل الله واحسبه قال' وكالقائم الذی لا يفتر وكالصائم الذی لا يفطر **(مسلم: کتاب البر والصلة)**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیواؤں اور مسکینوں کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے' (راوی کہتا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا خیال ہے کہ یہ فرمایا تھا: اور اس شخص کی طرح ہے جو رات بھر اللہ کے حضور کھڑا رہتا ہے تھکتا نہیں۔ اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو دن کو کھاتا نہیں برابر روزے رکھتا ہے۔

مفہوم:

۱۔ اللہ کی راہ میں جہاد و جانبازی بلند ترین عمل ہے اور اس طرح کسی بندے کا یہ حال کہ اس کی راتیں عبادت میں کٹتی ہوں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو بڑا ہی قابل رشک ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک یہی درجہ اور مقام ان لوگوں کا بھی ہے جو کسی حاجت مند مسکین یا کسی ایسی لاوارث عورت کی خدمت و اعانت کے لیے دوڑ دھوپ کریں جس کے سر پر شوہر کا سایہ نہ ہو۔

۳۔ اسلامی معاشرے میں نادار اور کمزور طبقوں کا یہ حق ہے کہ صاحب حیثیت لوگ ان کی مدد و اعانت کریں اور یہ عبادت ہے۔

مفلسوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ : ان اللہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یا ابن ادم استطعمتك فلم تطعمنی' قال یا رب کیف اطعمك وانت رب العالمین؟ قال اما علمت انه استطعمك عبدی فلان فلم تطعمه ؟ اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك عندی' یا ابن ادم استسقیتك فلم تسقنی' قال یا رب کیف اسقیك وانت رب العالمین؟ قال استسقاك عبدی فلان فلم تسقه اما انك لو سقیته لوجدت ذلك عندی (مسلم: کتاب البر والصلة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عزوجل قیامت کے دن کہے گا' اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے نہیں کھلایا“ تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے گا کہ :"اے میرے رب ! میں تجھے کیوں کر کھلاتا جب کہ تو سب لوگوں کی پرورش کرنے والا ہے" اللہ کہے گا :"کیا تجھے خبر نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے نہیں کھلایا، کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اپنے کھلائے ہوئے کھانے کو میرے یہاں پاتا"

"اے آدم کے بیٹے ! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا' لیکن تو نے مجھے نہیں پلایا" تو وہ کہے گا کہ "اے میرے رب ! میں تجھے کیسے پلاتا جب کہ تو خود رب العالمین ہے۔" اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہیں دیا' اگر تو اس کو پانی دیتا تو وہ پانی میرے یہاں پاتا۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھوکے کو کھانا کھلانا اور پیاسے کو پانی پلانا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ ایک مسلم سوسائٹی کا معاشی نقطہ نظر ایک مادہ پرست سوسائٹی سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں اہل ایمان کو اعلیٰ درجے کے اخلاقی مقاصد کے لیے اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے کی بار بار ہدایات دی گئی ہیں۔ لیکن وہ مادہ پرست جو پیسہ کمانے کے لیے جیتے ہوں اور پیسے پیسے پر جان دیتے ہوں اور جن کی نگاہ ہر وقت نفع و نقصان کی طرف لگی ہو' کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ اعلیٰ مقاصد کے لیے خرچ کر سکیں۔

۳۔ اس قسم کے اوصاف کے لیے نظر کی وسعت' حوصلے کی فراخی' دل کی کشادگی اور سب سے بڑھ کر خالص خدا طلبی کی ضرورت ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا (مشکوٰۃ: کتاب الشفقة والرحمة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

ایک موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :"سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :"بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلائے۔"

۱۔ مطلب یہ ہے کہ غریب محتاج اگر تمہارے دروازے پر آئے تو اسے خالی ہاتھ مت لوٹاؤ' کچھ نہ کچھ اسے دے دو اگرچہ وہ کتنی ہی معمولی چیز ہو۔

۲۔ اگر حاجت مند کی مدد کر سکتے ہو تو کر دو' نہ کر سکتے ہو تو نرمی کے ساتھ معذرت کر دو' لیکن اسے جھڑکنا مناسب نہیں ہے اس لیے شفقت سے جواب دے دینا بہتر ہے۔

۳۔ عموماً اس قسم کے حاجت مند اور نادار لوگوں کی مدد و اعانت سے آدمی کی نہ تو شہرت کے ڈنکے بجتے ہیں اور نہ دریادلی کے چرچے ہوتے ہیں جو ہزاروں کھاتے پیتے لوگوں کی شاندار دعوتیں کرنے سے ہوا کرتے ہیں اس لیے یہ کام وہ لوگ کر سکتے ہیں جو نفس کی لذات سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ کی رضا چاہتے ہوں۔

ہمدردی کا مستحق مسکین

عن ابی هریرة قال قال النبی ﷺ لیس المسکین الذی یطوف علی الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمره والتمرتان' ولکن المسیکن الذی لا یجد غنی یغنیه ولا یفطن له فیتصدق علیه ولا یقوم فیسال الناس (بخاری و مسلم: کتاب الزکوة)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :"مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے دروازے کا چکر لگاتا ہے اور ایک لقمہ دو لقمے اور ایک کھجور دو کھجوریں لے کر لوٹتا ہے۔"بلکہ مسکین وہ ہے جو اتنا مال نہیں رکھتا کہ اپنی ضرورت پوری کرے اور اس کی غربت کو لوگ سمجھ نہیں پاتے کہ اسے صدقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں' اور نہ وہ لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر ہاتھ ہی پھیلاتا ہے۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث کے ذریعہ سے امت کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ تم کو سب سے زیادہ تلاش ایسے غریبوں کی ہونی چاہیے جو غربت کے مارے ہوئے تو ہیں لیکن وہ غیرت و شرافت کی وجہ سے اپنا حال لوگوں پر ظاہر نہیں ہونے دیتے اور مسکینوں کا سا چہرہ بنائے نہیں پھرتے اور نہ وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ ہی پھیلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دینا بہت بڑی نیکی ہے۔

۲۔ انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین مصرف وہ لوگ ہیں جو دین کی خدمت میں اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کرتے ہیں' سارا وقت دینی خدمات میں صرف کرنے کی وجہ سے اس قابل نہیں رہتے کہ اپنی معاش کے حصول کے لیے کوئی جدوجہد کر سکیں' اس قسم کے رضا کار مدد کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

سنگدلی کا علاج مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک ہے

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رجلا شكا الى النبیﷺ: قسوة قلبه قال: فامسح رأس اليتيم واطعم المسكين (مسند احمد ' مرويات ابو هريره)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کرو۔"

مفہوم :

۱۔ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا جذبہ رحم دلی' ہمدردی اور نرم دلی کا مظہر ہوتا ہے' اسی لیے رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ نے سخت دلی کا علاج اس حدیث میں یہ تجویز فرمایا ہے تاکہ دل کی سختی نرمی سے بدل جائے۔

۲۔ اس حدیث پر غور کرنے سے سمجھا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت و تعلیم میں ان معاشرتی اعمال اور حاجت مندوں کی اعانت کی کسی قدر اہمیت ہے اور ان کا درجہ کتنا بلند ہے۔

خادموں کے ساتھ حسن سلوک

عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله: للمملوك طعامه و كسوته ولا يكلف من العمل الا مايطيق (مسلم: كتاب البر والصلة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”غلام کا حق یہ ہے کہ اسے کھانا اور کپڑا دیا جائے اور اس پر کام کا صرف اتنا ہی بوجھ ڈالا جائے' جس کو وہ سہار سکتا ہو۔“

مفہوم:

۱۔ اصل حدیث میں مملوک کا لفظ آیا ہے جس سے مراد غلام اور باندی ہیں' جو اسلام سے پہلے عرب سوسائٹی میں پائے جاتے تھے۔ لوگ ان غلاموں اور باندیوں کے ساتھ حیوانات سے بدتر سلوک کرتے' انہیں نہ تو ٹھیک سے کھانا دیتے' اور نہ کپڑے پہناتے' اور ناقابل برداشت حد تک ان سے کام لیتے۔

۲۔ جب اسلام آیا تو اس وقت یہ طبقہ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے مسلمان سوسائٹی کو یہ ہدایت کی کہ ان کے ساتھ انسانوں کا سا سلوک کرو۔ ان غلاموں کو وہی کچھ کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہ کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو' اور ان سے صرف اتنا ہی کام لو جتنا ان کے بس میں ہو۔

۳۔ ایسا ہی معاملہ اس مستقل نوکر کے ساتھ ہونا چاہیے جس کے شب و روز آپ کے ساتھ گزرتے ہیں۔ خادموں کے ساتھ سلوک کے سلسلہ میں ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھیے: ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس گورنری کے زمانہ میں ایک آدمی گیا' اس نے دیکھا کہ آپؓ اپنے ہاتھ سے آٹا گوندھ رہے ہیں۔ پوچھا یہ کیا؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا' ہم نے اپنے خادم کو ایک کام سے باہر بھیج دیا ہے اور ہمیں یہ ناپسند ہے کہ اس پر دونوں کاموں کا بار ڈال دیں۔ یعنی گھر کا کام بھی اس سے لیں اور باہر کا بھی۔

خدام کا طعام و لباس کیسا ہو؟

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ : هم اخوانكم جعلهم الله تحت ايديكم فمن جعل الله أخاه تحت يده مما ياكل ' وليلبسه مما يلبس' ولا يكلفه من العمل مايغلبه' فان كلفه ما يغلبه فليعنه عليه

(بخاری و مسلم: کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لونڈی اور غلام تمہارے بھائی ہیں، انہیں اللہ نے تمہارے تصرف میں دے رکھا ہے۔ تو جس بھائی کو اللہ نے تم میں سے کسی کے قبضہ و تصرف میں دے رکھا ہو تو اس کو چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے' اور اسے وہ کپڑا پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے' اور اس پر کام کا اتنا بوجھ نہ ڈالے جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ اور اگر اس پر کسی ایسے کام کا بوجھ ڈالے جو اس کی طاقت سے باہر ہو اور وہ اسے نہ کرپا رہا ہو تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔"

کھانے میں خادم کی شرکت

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ : اذا صنع لاحدكم خادمه طعامه ثم جاء ه به وقد ولی حره ودخانه فليقعده معه فلياكل' فان كان الطعام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشفوها قليلا فليضع في يده منه اكلة او اكلتين (مسلم: كتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا پکائے، پھر اسے اس کے پاس لائے اور حال یہ ہے کہ اس نے کھانا پکانے میں گرمی اور دھوئیں کی مصیبت برداشت کی ہے تو مالک کو چاہیے کہ اسے ساتھ بٹھا کر کھلائے، اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو ایک لقمہ یا دو لقمہ اس میں سے اس کے ہاتھ میں رکھ دے۔" (تاکہ اس کی دل جوئی ہو جائے)۔

مفہوم:

۱۔ اسلام سے قبل غلاموں اور زیر دستوں کی ایک بھیانک تاریخ ہے لیکن اسلام نے انسانی آزادی کا نہ صرف صحیح تصور پیش کیا بلکہ انہیں پست سطح سے اٹھا کر آزاد انسانوں کی برادری میں شامل کیا۔

۳۔ آج کی نام نہاد مہذب دنیا میں عملاً خادم و ملازمین کو وہ حقوق دستیاب نہیں جن کا اعلان نبی عربی ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے کیا تھا۔

۴۔ اسلامی معاشرہ ایک غیر طبقاتی معاشرہ ہوتا ہے کیونکہ طبقات کی موجودگی اور قانونی ترجیحات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

۵۔ جہاں قانونی ترجیحات نہ ہوں اور کوئی طبقہ اپنے حسب منشاء قانون سازی کر کے اپنے مفادات کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے پر قادر نہ ہو وہاں طبقاتی امتیازات بھی نہیں ہوتے۔

عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه قال، قال رسو ل اللهﷺ لا يدخل الجنة سيئ الملكة، قالوا يا رسول اللهﷺ اليس اخبرتنا ان هذه الامة اكثر الامم مملوكين ويتامى؟ قال نعم، فاكر موهم ككرامة اولادكم واطعموهم مماتاكلون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابن ماجہ: کتاب الادب)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنے غلاموں اور خادموں پر اپنے اختیار کو غلط استعمال کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔" لوگوں نے پوچھا کہ "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ نے ہم کو نہیں بتایا کہ اس امت میں دوسری امتوں کے مقابلے میں غلام اور یتیم زیادہ ہوں گے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں میں نے تمہیں یہ بات بتائی ہے پس تم لوگ اپنی اولاد کی طرح ان کی خاطر تواضع کرو' اور ان کو وہ کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔"

رفقائے سفر کی خدمت کرنے میں مسابقت

عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ سید القوم خادمھم' فمن سبقھم بخدمۃ' لم یسبقوہ بعمل الا الشھادۃ (مشکوٰۃ : کتاب الامارۃ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے' پس جو شخص لوگوں کی خدمت کرنے میں سبقت لے جائے تو لوگ اس سے کسی عمل کی بدولت نہیں بڑھ سکتے بجز شہادت کے۔"

مفہوم :

۱۔ یعنی جو شخص کسی قافلہ کے ساتھ سفر کر رہا ہو تو چاہیے کہ اپنے رفقاء قافلہ کی خدمت کرے' ان کی ضروریات کا لحاظ رکھے اور ان کو ہر طرح سے آرام پہنچانے کی کوشش کرے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اس نیکی سے بڑھ کر اگر کوئی اور نیکی ہو سکتی ہے تو یہ کہ آدمی خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے شہادت پائے۔

۲۔ اگر کوئی شخص آپ کا ہم سفر ہے تو یہ عارضی رفاقت بھی ہر مہذب اور شریف انسان پر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق عائد کرتی ہے کہ وہ اس سے نیک برتاؤ کرنے میں سبقت کرے۔

زائد از ضرورت چیزیں رفیق سفر کو دینا

عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن فی سفر اذجاءہ رجل علی راحلة فجعل یصرف وجهه یمینا وشمالا فقال رسول اللہﷺ' من کان معه فضل ظهر فلیعد به علی من لا ظهر له ' ومن کان معه فضل زاد فلیعد به علی من لا زادله' قال فذ کر من اصناف المال حتی راینا انه لاحق لاحد منافی الفضل (مسلم: کتاب الادب)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 'وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جب کہ ہم سفر میں تھے 'حضورﷺ کے پاس ایک آدمی اونٹنی پر سوار آیا۔ اس نے دائیں بائیں مڑ مڑ کر دیکھنا شروع کیا تو رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ : جس کے پاس زائد سواری ہو تو اسے ان لوگوں کو دے دینا چاہیے جن کے پاس سواری نہیں ہے اور "جس شخص کے پاس زائد کھانا ہو تو اسے ان لوگوں کو دے دینا چاہیے جن کے پاس کھانا نہیں ہے۔" حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبیﷺ نے مال کی بہت ساری قسمیں گنا ڈالیں' یہاں تک کہ ہم نے یہ سمجھا کہ ہم میں سے کسی کا زائد از ضرورت مال میں کوئی حق نہیں ہے۔"

مفہوم :

۱۔ آنے والے نے دائیں بائیں نظر دوڑائی 'کیونکہ وہ ضرورت مند تھا چاہتا تھا کہ لوگ اس کی مدد کریں۔

۲۔ اسلامی معاشرے کی اعلیٰ روایات اور اہل ایمان کا ایک دوسرے سے تعاون 'ہمدردی اور محبت کے جذبات کی نظیر دنیا کے کسی دوسرے معاشرے میں نہیں ملتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کے گھر اور سواریاں

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : تکون ابل وبیوت للشیاطین' اما ابل الشیاطین فقد رایتها یخرج احدکم بنجیبات معه قد اسمنها فلا یعلوا بعیرا منها ویمر باخیه قد انقطع به فلا یحمله' واما بیوت الشیاطین فلم ارها

(ابو دائود: کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "کچھ اونٹ شیطانوں کا حصہ ہوتے ہیں اور کچھ گھر شیطانوں کا حصہ ہوتے ہیں۔ شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھے ہیں۔ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ بہت سی اونٹنیاں لے کر نکلتا ہے اور انہیں اس نے خوب موٹا تازہ کر رکھا ہے اور ان میں سے کسی پر سواری نہیں کرتا اور وہ اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے' جو بغیر سواری کے ہے مگر اسے اپنی اونٹنیوں پر سوار نہیں کرتا۔" اور رہے شیطانوں کے گھر تو انہیں میں نے نہیں دیکھا۔"

مفہوم:

۱۔ شیطانی گھروں" سے مراد وہ مکانات ہیں جنہیں لوگ بلا ضرورت بناتے ہیں محض اپنی مالداری کے دکھاوے کے لیے۔ نہ تو وہ لوگ ان میں رہتے ہیں اور نہ دوسرے ضرورت مند لوگوں کو رہنے کے لیے دیتے ہیں۔

۲۔ اسلام دولت کی اس قسم کی نمائش کو پسند نہیں کرتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایسے مکانات نہیں دیکھے کیونکہ اس زمانہ میں ایسے نمائشی لوگ نہیں تھے' البتہ بعد میں ہمارے بزرگوں نے ایسے مکانات دیکھے اور ہم بھی اپنے زمانہ کے دولتمند مسلمانوں کے یہاں ایسے نمائشی مکانات دیکھ رہے ہیں۔ گویا نبی ﷺ کی پیشن گوئی آپ کے بعد کے دور کے لیے تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ روکنے کی مذمت

عن معاذ قال' غزونا مع النبیﷺ فضیق الناس المنازل وقطعو الطریق فبعث النبیﷺ منادیا ینادی فی الناس' ان من ضیق منزلا اوقطع الطریق فلا جھاد له

(ابو دائود: کتاب الجھاد)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا' ہم نبی ﷺ کی معیت میں ایک غزوہ میں گئے۔ لوگوں نے قیام گاہ کی جگہوں کو تنگ کر دیا اور راستہ بند کر دیا۔ نبی ﷺ نے ایک آدمی بھیج کر اعلان کرایا کہ جو شخص قیام گاہ میں تنگی پیدا کرے یا راستہ بند کرے گا تو اس کو جہاد کا ثواب نہ ملے گا۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے اپنی قیام گاہ کو وسیع وکشادہ کر دیا تھا اور پھیل کر ٹھیرے تھے' جس کے نتیجے میں چلنے والوں کو دشواری پیدا ہو سکتی تھی' اس لیے نبی ﷺ نے یہ اعلان کرایا۔ جو لوگ سفر میں نکلیں اور خاص طور پر اگر ان کا یہ سفر نیکی کا سفر ہو تو ان کو چاہیے کہ پھیل کر قیام نہ کریں بلکہ صرف بقدر ضرورت ہی جگہ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ دوسرے رفقاء کو جگہ نہ ملے اور آنے جانے میں ان کو زحمت ہو۔

۲۔ اگر عارضی قیام گاہوں کے بارے میں یہ حکم ہے تو مستقل قیام گاہوں کے بارے میں تو بدرجہ اولیٰ یہ حکم ہو گا۔ اس لیے اپنی قیام گاہوں اور دیگر ضروریات کو گلی کوچوں میں اس قدر نہ پھیلایا جائے کہ دوسروں اہل محلّہ اور آنے جانے والوں کو اس سے زحمت ہو۔

۳۔ اسلام نے زندگی کے ہر معاملہ میں رہنمائی فراہم کی ہے اور کسی بھی معاشرتی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیمار کی عیادت

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ ان الله عزوجل يقول يوم القيامة يا بن ادم مرضت فلم تعدنی' قال يا رب كيف اعودك وانت رب العالمين؟ قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده' اما علمت انك لوعدته لو جدتنی عنده

(مسلم: كتاب البر والصلة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ عزوجل قیامت کے دن کہے گا' اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی۔ تو وہ کہے گا" اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا' تو رب العالمین ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی' کیا تجھے خبر نہ تھی کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو اس کے پاس مجھے پاتا۔"

مفہوم:

۱۔ عیادت سے مراد صرف کسی مریض کے ہاں چلا جانا اور مزاج پرسی کرنا ہی نہیں ہے بلکہ بیمار کی حقیقی اور اصل عیادت یہ ہے کہ اگر وہ غریب ہو تو اس کے لیے دوا کا انتظام بھی کیا جائے۔ یا غریب تو نہیں ہے لیکن کوئی وقت پر دوا لانے اور پلانے والا کوئی نہیں ہے تو اس کی فکر کی جائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بیماری اور اس قسم کی دوسری تمام کمزوریوں اور نقائص سے پاک ہے' عیادت کی اہمیت اور اس کے اجر ثواب کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مریض کی عیادت کرنے والے کا کیا مقام اور مرتبہ ہے کہ اللہ رب العزت بندے کی عیادت کو اپنے قرب کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات رسمی عیادت مریض کی بیماری میں اضافہ کا باعث بنتی ہے اس لیے ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزوں سے احتراز کرنا چاہیے جس سے مریض کو مزید تکلیف ہو مثلاً مزاج پرسی کے بہانے گھنٹوں اس کے پاس بیٹھے رہنا اور باتیں کرنا اس کے پاس قیام کرنا اور اس پر بوجھ بننا وغیرہ۔

غیر مسلم کی عیادت

عن انسؓ قال: کان غلام یھودی یخدم النبیﷺ فمرض فاتاہ النبیﷺ یعودہ، فقعد عند رأسہ فقال لہ اسلم، فنظر الی ابیہ وھو عندہ فقال اطع اباالقاسم، فاسلم، فخرج النبیﷺ وھو یقول الحمد للہ الذی انقذہ من النار (بخاری: کتاب الادب)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار پڑا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے، اس کے سرہانے بیٹھے اور اس سے کہا کہ تو "اسلام لے آ۔" اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو وہیں اس کے پاس تھا۔ اس نے کہا کہ "تو ابو القاسم (محمد) ﷺ کا کہنا مان لے" چنانچہ وہ اسلام لے آیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ اس کے یہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے "اللہ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچالیا۔"

مفہوم:

۱۔ نبی ﷺ کی پاکیزہ سیرت سے دوست اور دشمن سب ہی واقف تھے، اور تمام یہودی آپ ﷺ کے دشمن نہ تھے۔ اس یہودی کو نبی ﷺ سے ذاتی تعلق تھا۔ اس لیے اس نے اپنے لڑکے کو نبی ﷺ کی خدمت کے لیے بھیج دیا تھا۔

۲۔ نبی ﷺ کی داعیانہ تڑپ اور غیر مسلموں کو جہنم سے بچانے کی فکر کا اندازہ کیجئے کہ ایک سچا داعی حق دعوت کے کسی موقع کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

عیادت کے آداب

قال ابن عباس رضی اللہ عنہ من السنۃ تخفیف الجلوس وقلۃ الصخب فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العیادة عند المریض" (مشکوۃ: کتاب الشفقة والرحمة)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: "مریض کے پاس عیادت کرنے کے سلسلے میں شور و شغب نہ کرنا اور کم بیٹھنا سنت ہے۔"

مفہوم:

یہ ہدایت عام بیماروں کے لیے ہے، لیکن اگر کسی کا بے تکلف دوست بیمار پڑ جائے اور اسے اندازہ ہو کہ وہ اس کے بیٹھنے کو پسند کرتا ہے تب وہ اس کے پاس بیٹھا رہ سکتا ہے۔

مسلمانوں کے باہمی حقوق

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ فی حجة الوداع' الا ان اللہ حرم علیکم دمائکم واموالکم کحرمة یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا الا ھل بلغت ؟ قالوا نعم؟ قال اللھم اشھد ثلاثا' ویلکم او ویحکم' انظروا لاترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض (بخاری: کتاب الحج)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے آخری حج میں (جس کے بعد آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے) حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "سنو! اللہ نے تمہارا خون اور مال و آبرو محترم قرار دیے ہیں، جس طرح تمہارا یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر محترم ہیں، سنو! کیا میں نے تم کو پہنچا دیا؟۔

مفہوم:

۱۔ اسلام امن و سلامتی کا علمبردار ہے، وہ ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیتا ہے۔

۲۔ قرآن مجید میں ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنے کی سزا یہ بیان کی گئی ہے ﴿فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾(النساء ۴ : ۹۳)”

وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا' اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے“

۳۔ وہ لوگ اپنا انجام سوچ لیں جو اپنے ذاتی اور سیاسی مفادات یا گروہی تعصّبات کے لیے اپنے مسلمان بھائیوں کا گلا کاٹ دیتے ہیں' اللہ کے عذاب کی گرفت بڑی مضبوط ہے' دیر ہو یا سویر کسی وقت بھی اس کی پکڑ میں آسکتے ہیں' اس سے انہیں ڈرنا چاہیے۔

مسلمانوں کے باہمی حقوق

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ' حق المسلم علی المسلم ست' قیل ما هن یا رسول الله؟ قال اذا لقیته فسلم علیه' واذا دعاك فاجبه' واذا استنصحك فانصح له' واذاعطس فحمد الله فشمته' واذا مرض فعده' واذا مات فاتبعه

(مسلم: کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ : ”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ پوچھا گیا کہ ”وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ ؟“ آپ ﷺ نے فرمایا : ”جب تو مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کر' جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر' اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو تو اس سے خیر خواہی کر' اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تو اس کا جواب دے' (یعنی یرحمک اللہ کے الفاظ کہہ) اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔ اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔“ (اور اس کی نماز جنازہ ادا کر)

مفہوم :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ سلام کرنے کا مطلب صرف السلام علیکم کے الفاظ بول دینے کے نہیں ہیں بلکہ یہ ایک اعلان اور اقرار ہے اس بات کا کہ میری طرف سے تیری جان' مال اور آبرو محفوظ ہے میں کسی طریقے سے بھی تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا' اور یہ دعا ہے اس بات کی کہ اللہ تیرے دین وایمان کو سلامت رکھے او تجھ پر اپنی رحمت نازل کرے۔

۲۔ تشمیت کے معنی چھینکنے والے کے لیے کلمہ خیر کہنے کے ہیں' مثلاً **یرحمك الله** کہنا یعنی اللہ تجھ پر اپنی رحمت نازل کرے اور تو اللہ کی اطاعت کی راہ میں ثابت قدم رہے اور تجھ سے کوئی ایسی غلطی سرزد نہ ہو جس پر دوسروں کو ہنسنے کا موقع ملے۔

نیک افراد کی لغزشوں سے درگزر کرنے کا حکم

عن عائشة رضی الله عنه قالت ان النبیﷺ قال اقیلوا ذوی الهیئات عثر اتهم الا الحدود **(ابو دائود: کتاب الحدود)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اچھی سیرت وخصلت کے مسلمان سے اگر کبھی کوئی لغزش ہو جائے تو اس کو معاف کردو' سوائے حدود کے۔''

مفہوم:

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نیک اور پرہیزگار ہے' خدا کی نافرمانی نہیں کرتا' ایسا آدمی کبھی پھسل کر گناہ میں گر پڑے تو اس کی وجہ سے اسے نظروں سے نہ گرادو' اس کی بے عزتی نہ کرو' اس کی اس غلطی کو پھیلاتے نہ پھرو' بلکہ معاف کردو اور درگزر کرو۔

۲۔ ہاں اگر وہ ایسا گناہ کرے جس کی سزا شریعت میں مقرر ہے۔ مثلاً زنا' چوری وغیرہ' تو ایسے گناہ معاف نہیں کیے جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی مسلمان کی عزت وآبرو سے کھیلنے کا عبرت ناک انجام

عن انس رضی اللہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لما عرج بی ربی مررت بقوم لھم اظفار من نحاس یخمشون وجوھھم وصدورھم' فقلت من ھؤلاء یا جبریل؟ قال ھؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم (ابوداؤد: کتاب الادب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب میرا رب مجھ کو آسمان پر لے گیا تو میں وہاں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن پیتل کے تھے اور وہ اپنے چہرے اور سینے کو نوچ رہے تھے، میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ "یہ کون لوگ ہیں؟" جبرئیلؑ نے کہا کہ "یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دوسرے لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی آبرو سے کھیلتے تھے۔"

مفہوم:

۱۔ لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی انکی غیبت کرتے تھے اور ان کے ناموس کو برباد کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔

۲۔ جو لوگ تفریح طبع اور مشغلہ کے طور پر دن بھر اپنی مجلسوں میں بے شمار لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلتے ہیں انہیں اپنا انجام سوچ لینا چاہیے۔

معاشرے میں ایک دوسرے کی اصلاح

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ المؤمن مراۃ المؤمن' والمؤمن اخو المؤمن' یکف عنہ ضیعتہ ویحوطہ من وراءہ (ابوداؤد: کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان' مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس کی بربادی سے بچاتا ہے اور پیچھے سے (اس کی غیر موجودگی میں) اس کی حفاظت کرتا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے آئینہ ہے یعنی اس کی تکلیف جانتا ہے اور جس طرح وہ اپنی تکلیف پر تڑپتا ہے اسی طرح یہ اس کی تکلیف پر بھی تڑپ اٹھتا ہے اور اس کو دور کرنے کے لیے بے چین ہو جاتا ہے۔

۲۔ ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں :**ان احدکم مراۃ اخیه' فان رأی به أذی فلیمط عنه** یعنی تم میں سے ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے اگر اس کو تکلیف میں دیکھے تو اس کی تکلیف دور کر دے۔اسی طرح اگر اس کے اندر کوئی کمزوری دیکھتا ہے تو اسے اپنی کمزوری سمجھ کر دور کرنے کی کوشش کرے۔

مسلمان کی مدد .... وہ ظالم ہو یا مظلوم

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ ' انصر اخاك ظالما اومظلوما ' فقال رجل یا رسول الله انصره مظلوما فکیف انصره ظالما؟ قال تمنعه من الظلم فذلك نصرك اياه **(مسلم: کتاب البر والصلة والادب)**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا : ''تو اپنے بھائی کی مدد کر' چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم '' تو ایک آدمی نے کہا کہ ''اے اللہ کے رسول ﷺ !مظلوم ہونے کی صورت میں تو میں اس کی مدد کروں گا لیکن اس کے ظالم ہونے کی صورت میں کس طرح مدد کروں گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تو اسے ظلم کرنے سے روک دے یہی اس کی مدد کرنا ہے''۔

مفہوم :

۱۔ اسلامی معاشرے میں نظام ظلم کو مٹانے اور عدل کے قیام میں ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوتا ہے اور یہ ایک اجتماعی ذمہ داری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ معاشرہ سے ظلم مٹانے کی دو صورتیں اس حدیث میں آپؐ نے تجویز فرمائی ہیں: (۱) مظلوم کی مدد کرنا اور (۲) ظالم کو ظلم سے روک دینا۔

۳۔ ان دونوں صورتوں کو آپؐ نے مسلمان بھائی کی مدد قرار دیا ہے اور توجہ طلب بات یہ ہے کہ آپؐ نے ظالم کو ظلم سے روک دینا بھی اس کے لئے خیر خواہی قرار دیا ہے۔

مسلمانوں کی پردہ دری منافقین کا کام ہے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال صعد رسول اللہﷺ المنبر فنادی بصوت رفیع فقال، یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیر وھم ولا تتبعوا عوراتھم، فانہ من یتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ (ترمذی: کتاب البر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے اور نہایت بلند آواز سے فرمایا: "اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان تمہارے دلوں میں نہیں اترا ہے، تم لوگ اپنے مسلمان بھائی کے عیب کے پیچھے پڑو گے تو اللہ تمہارے عیب کے پیچھے پڑ جائے گا، اور جس شخص کے عیب کے پیچھے اللہ پڑ جائے گا اسے رسوا کر ڈالے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔"

مفہوم:

۱۔ منافقین سچے اور پاکباز مسلمانوں کو طرح طرح کی ایذا پہنچاتے اور ان کے خاندانی شرمناک عیوب جو زمانہ جاہلیت میں ہوئے تھے، انہیں لوگوں کے سامنے بیان کرتے، انہی لوگوں کو نبی ﷺ نے اس حدیث میں تنبیہ فرمائی ہے۔

۲۔ بعض دوسری حدیثوں میں بیان ہوا ہے کہ یہ تقریر کرتے وقت نبی ﷺ کی آواز اتنی بلند ہو گئی تھی کہ آس پاس کے گھروں تک یہ آواز پہنچ گئی اور عورتوں نے بھی سنا۔ آپؐ کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر مسلمان کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس کو لوگوں کی نظر میں گرانے کے لیے جگہ جگہ بیان نہ کرتے پھرو' بلکہ اس کے عیوب پر پردہ ڈالنا چاہیے' بخلاف اس شخص کے جو علی الاعلان اللہ تعالی کے احکام توڑتا ہے تو اس کی پردہ پوشی کے بجائے اس سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

مسلمان بھائی کے لیے پسند و ناپسند کا پیمانہ

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (بخاری و مسلم: کتاب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

عن عقبۃ بن عامر قال سمعت النبی ﷺ یقول ' المسلم اخو المسلم لا یحل لمسلم باع من اخیہ بیعا وفیہ عیب الا بینہ لہ (ابن ماجہ: کتاب البیوع)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ جو مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے اور اس میں عیب ہو تو اس کو چاہیے کہ اس عیب کو اس سے صاف صاف بیان کر دے یعنی بیچی جانے والی چیز کے عیب کو چھپانا کسی مسلمان تاجر کے لیے جائز نہیں ہے۔"

اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کا مرتبہ

قال رسول اللہ ﷺ ' ان من عباد اللہ لاناسا ماھم بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللہ' قالوا یا رسول اللہ ﷺ تخبرنا من ھم؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال هم قوم تحابوا بروح الله علی غیر ارحام بینهم ولا اموال یتعاطونهافوالله ان وجوههم النور وانهم لعلی نور لایخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرأ هذه الایة : أَلَا إِنَّ أَوْلِیَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُونَ

(ترمذی: کتاب الزهد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : ”اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ نبی ہیں نہ شہید پھر بھی انبیاء اور شہداء قیامت کے دن ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے جو اللہ کے یہاں ملے گا۔“ حاضرین نے عرض کیا : ”اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کون لوگ ہوں گے“؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو آپس میں ایک دوسرے کے رشتہ دار نہ تھے اور نہ آپس میں مالی لین دین کرتے تھے بلکہ محض خدا کے دین کی بنیاد پر ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ بخدا ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور ان کے چاروں طرف نور ہی نور ہو گا انہیں کوئی خوف نہ ہو گا' اس وقت جب کہ لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے' اور نہ کوئی غم ہو گا اس وقت جب کہ لوگ غم میں مبتلا ہوں گے' اور پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی أَلَا إِنَّ أَوْلِیَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُونَ

(یونس ۱۰: ۶۲)

”سنو! جو اللہ کے دوست ہیں' ان کے لیے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں ہے۔“

مفہوم :

۱۔ اصل حدیث میں ”غبط“ کا لفظ آیا ہے جس کے معنی بہت زیادہ خوش ہونے کے ہیں۔ یہ لفظ رشک اور حسد کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر پہلا معنی مراد ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک استاد اپنے شاگرد کے اونچا مقام حاصل کر لینے سے خوش ہوتا اور فخر محسوس کرتا ہے' اسی طرح انبیاء اور شہداء جو سب سے زیادہ اونچا مقام رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں' ان لوگوں کی کامیابی پر خوش ہوں گے۔ یہ لوگ جن کا مرتبہ بیان ہوا ہے ان کی محبت کی بنیاد صرف دین تھا، خونی رشتہ اور مالی لین دین نے ان کو آپس میں نہیں جوڑا تھا' بلکہ اسلام اور اسلامی زندگی پیدا کرنے کے جذبہ نے ان کو ایک دوسرے کا دوست اور رفیق بنایا تھا۔ ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے اور آخرت میں ابدی انعام کی۔

۲۔ سورۂ یونس کی وہ آیت جو اوپر درج ہوئی اس میں نبی ﷺ پر ایمان لانے والوں دین کی راہ میں قربانی دینے والوں اور جاہلیت کے نظام سے کشمکش کرنے والوں کو اللہ تعالی نے بشارت دی ہے۔

اسلامی معاشرت میں اخوت ایک محکم عمارت ہے

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ' المؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا' ثم شبک بین اصابعہ (مسلم: کتاب البر والصلۃ والادب)

حضرت ابی موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "مسلمان مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر کے بتایا۔"

مفہوم:

۱۔ اس حدیث میں مسلمان سوسائٹی کو عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح اس کی اینٹیں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں اسی طرح مسلمانوں کو آپس میں جڑے رہنا چاہیے اور پھر جس طرح ہر اینٹ دوسری اینٹ کو قوت اور سہارا دیتی ہے اسی طرح انہیں بھی ایک دوسرے کو سہارا دینا چاہیے۔

۲۔ جس طرح بکھری ہوئی اینٹیں باہم جڑ کر مضبوط عمارت کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح مسلمانوں کی قوت کا راز ان کے آپس میں جڑنے میں ہے۔ اگر وہ بکھری ہوئی اینٹوں کے مانند رہے تو ان کو ہوا کا ہر جھونکا اڑا لے جا سکتا ہے اور پانی کا ہر ریلا بہا لے جا سکتا ہے۔ آخر میں نبی کریم ﷺ نے اس حقیقت کو ایک ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر کے محسوس شکل میں بیان کیا ہے۔

مسلمانوں کی باہمی شفقت اور رحمت کی مثال

عن نعمان بن بشیر رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ تری المؤمنین فی تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم کمثل الجسد' اذا اشتکی عضو تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمی (بخاری و مسلم: کتاب البر والصلة)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم مسلمانوں کو آپس میں رحم کرنے' محبت کرنے' اور ایک دوسرے کی طرف جھکنے میں ایسا دیکھو گے جیسا کہ جسم کا حال ہوتا ہے کہ اگر ایک عضو کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو جسم کے بقیہ اعضاء بے خوابی اور بخار میں اس کا ساتھ دیتے ہیں۔“

مفہوم :

۱۔ نبی ﷺ نے مسلمانوں کی ایک مستقل اور دائمی صفت یہ بیان فرمائی کہ جب بھی تو ان کو دیکھے گا انہیں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و شفقت سے پیش آنے والا ہی پائے گا۔

۲۔ امت مسلمہ جسد واحد کی طرح ہے اور اسی میں اس کی حقیقی قوت مضمر ہے۔

قال رسول الله ﷺ الا من ظلم معاهدا' او انتقصه' او کلفه فوق طاقته' او اخذ منه شیئا بغیر طیب نفس' فانا حجیجه یوم القیامة (ابو دائود: کتاب الجهاد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا”جو مسلمان کسی معاہد (غیر مسلم شہری) پر ظلم کرے گا' یا اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق ماری کرے گا' یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ (یعنی جزیہ جو مخصوص قسم کا حفاظتی ٹیکس ہوتا ہے) ڈالے گا' یا اس کی کوئی چیز جبراً لے لے گا' تو میں خدا کی عدالت میں مسلمان کے خلاف دائر ہونے والے مقدمہ میں اس غیر مسلم شہری کا وکیل بن کر کھڑا ہوں گا۔"

مفہوم :

۱۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہیے کہ اس سے پہلے پڑوسی' مہمان' بیمار اور سفر کے ساتھیوں کے جو حقوق بیان ہوئے ہیں ان میں مسلم اور غیر مسلم یکساں ہیں۔

۲۔ غیر مسلموں سے مخلصانہ محبت اور انہیں دوست اور رازدان بنانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے کیونکہ انہیں مسلمانوں کے مشن اور نظریہ سے جو عداوت ہے وہ انہیں ہر وقت مسلمانوں کی جماعت میں فتنہ و فساد برپا کرنے پر اکساتی رہتی ہے۔

۳۔ ایک اسلامی ریاست غیر مسلم شہریوں کی جان مال اور آبرو کے تحفظ کی ذمہ دار ہے' اگر اس میں کوئی کوتاہی کرے گا تو اللہ کے نزدیک مجرم ہو گا۔

جانوروں سے اچھا سلوک اور اس کا صلہ

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ بينما رجل يمشی بطريق اشتد عليه العطش' فوجد بئرا' فنزل فيها فشرب ' ثم خرج فاذا كلب يلهث يا كل الثرى من العطش فقال الرجل لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذى كان بلغ بی' فنزل البئر فملاء خفه ثم امسكه بفيه' فسقى الكلب فشكر الله له فغفر له فقالوا يا رسول الله ﷺ ا لنا فی البهائم اجرا؟ فقال نعم فی كل ذات كبد رطبة اجر

(بخاری و مسلم: كتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : ایک آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ میں جارہا تھا، اس کو بہت زیادہ پیاس لگی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا' ایک کنواں ملا' وہ اس میں اتر گیا اور پانی پیا۔ (ڈول اور رسی نہیں تھی) جب کنوئیں سے باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہوئے گیلی مٹی کھا رہا ہے' اس آدمی نے اپنے دل میں سوچا کہ اس کتے کو اتنی ہی شدید پیاس لگی ہے جتنی شدید پیاس مجھے لگی تھی چنانچہ وہ فوراً کنوئیں میں اتر گیا' اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر منہ میں تھامے باہر آیا اور کتے کو پلایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرما دی۔ لوگوں نے پوچھا کہ چوپایوں پر بھی رحم کرنے پر ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر جان دار کے ساتھ رحم کرنے پر ثواب ملتا ہے۔

مفہوم:

۱۔ جانوروں کے حقوق اور ان سے حسن سلوک کے بارے میں بے شمار احادیث میں تاکید آئی ہے۔ وہ لوگ اسلام کی تعلیمات سے جاہل ہیں جو اسلام پر خونخوار مذہب ہونے کا الزام لگاتے ہیں' اسلام نہ صرف انسانیت کے لیے بلکہ جانوروں تک کے لیے امن و سلامتی کا علمبردار ہے۔

۲۔ جو شخص جانوروں کے آرام و راحت کا خیال رکھتا ہو وہ اپنے مسلمان بھائیوں کا بدرجہ اولیٰ خیال رکھے گا۔

ذبح کے آداب

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله ﷺ' ینهی ان تصبر بهیمة اوغیر ها للقتل

(بخاری و مسلم: کتاب الصید)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو منع کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا ہے کہ کسی چوپائے کو یا اس کے علاوہ کسی (چڑیا یا انسان) کو باندھ کر کھڑا کیا جائے اور اس پر تیر برسائے جائیں۔"

مفہوم:

۱۔ زمانہ جاہلیت میں کسی چوپائے، کسی چڑیا یا کسی انسان (عموماً غلاموں کو) کو باندھ کر کھڑا کیا جاتا تھا اور پھر لذت نفس اور تفریح طبع کے طور پر اس پر تیر برسائے جاتے تھے۔

۲۔ نبی ﷺ نے جانوروں سے اس ظلم کا خاتمہ کیا اور ایسے طریقہ سے ذبح کرنے کا حکم دیا جس میں ان کو زیادہ اذیت نہ ہو۔

عن شداد بن اوس رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ ان الله تبارك و تعالی کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة' واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح' ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته **(مسلم: کتاب الصید)**

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا "اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر کام احسن طریقہ پر کرنا فرض قرار دیا ہے' تو جب تم کسی کو قتل کرو تو اس کو سلیقہ سے قتل کرو' اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو' اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے' اور اپنے ذبح کیے جانے والے جانور کو راحت پہنچائے (دیر تک تڑپنے کے لیے نہ چھوڑ دے' اس طرح ذبح کرے کہ جلدی سے اس کی جان نکل جائے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم:

۱۔ جانوروں کا شکار گوشت کھانے کی غرض سے تو جائز ہے لیکن تفریح کے لیے شکار کھیلنا اسلام میں منع ہے۔

۲۔ تفریحی شکار کا مطلب یہ ہے کہ آدمی شکار تو کرے لیکن اس کا گوشت نہ کھائے اور یونہی مار کر پھینک دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام

دین اور عقیدے کی بنیاد پر اسلامی اور غیر اسلامی' دو مستقل معاشرے وجود میں آتے ہیں' ظاہر ہے کہ دونوں کے بارے میں اسلام کے احکام بھی بہت کچھ مختلف ہی ہوں گے۔

جہاں تک غیر مسلم معاشرے کا تعلق ہے اس کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے افراد کے ساتھ سلوک عام انسانی اخلاقیات مثلاً عدل وانصاف' دیانت و امانت رحم وشفقت' راست بازی اور ایفائے عہد ...... کے مطابق رکھا جائے اور ہرگز ان اصولوں کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

مسلم معاشرے کا معاملہ غیر مسلم معاشرے سے بالکل مختلف ہے۔اس کے لیے اسلام نے بڑی مفصل اور واضح ہدایات دیں ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے

۱۔ مسلم معاشرہ میں افراد کے باہمی تعلقات کسی گروہی یا طبقاتی کشمکش کے بجائے اخوت و بھائی چارے' ہمدردی' تعاون اور ایثار پر قائم ہوں گے۔

۲۔ معاشرے میں بھلائی اور خدا ترسی کے کاموں کی ہمت افزائی کی جائے گی اور ایسے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کی جائے گی اور گناہ و نافرمانی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہیں کیا جائے گا بلکہ برائی کی مذمت کی جائے گی۔

۳۔ معاشرے میں برائیوں کو سر اٹھانے کا موقع نہ دیا جائے گا۔

۴۔ ان تمام سرچشموں کو بند رکھا جائے گا جن سے جنسی برائیاں ابل ابل کر معاشرے میں پھیل جایا کرتی ہیں۔

۵۔ ایسے تمام مشاغل سے احتراز کیا جائے گا جو انسان میں عموماً شہوت پرستی یا لذت پرستی کے رجحان کو ابھارتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت میں باہمی تفاخر اور اسراف کی مذمت کی گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ناچ گانے 'باجے اور شراب کا استعمال حرام قرار دیا گیا ہے۔رہن سہن اور کھانے پینے میں اعتدال کا حکم دیا گیا ہے۔

۶۔ غم اور خوشی کے مواقع پر تلقین کی گئی ہے کہ کبھی صبر و تحمل اور وقار و متانت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے 'اسی لیے کسی عزیز کی موت پر بے صبری اور جزع فزع کا مظاہرہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ اہل ایمان کو تلقین کی گئی ہے کہ ایسے طور طریقے اور عادات اختیار نہ کریں جن میں کسی غیر اسلامی معاشرے کی جھلک نظر آتی ہو اور جن سے مسلمانوں کا تمدنی تشخص یا دینی مزاج مجروح ہوتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے دوسری اقوام کی نقالی سے منع فرمایا ہے۔

۸۔ ایسے کاموں سے بھی احتراز کرنے کو کہا گیا ہے جن کا اخروی یا دنیوی فائدہ نہ ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی کے اچھا مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ لایعنی کاموں سے دور رہے۔

۹۔ آخری بات یہ کہ اسلامی معاشرہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ہر سطح پر پروان چڑھایا جائے گا یعنی افراد معاشرہ خود نیکی پر عمل کرنے والے اور دوسرے بھائیوں کو نیکی کی دعوت دینے والے ہوں گے۔اور خود برائیوں سے بچنے والے اور دوسروں کو برائیوں سے بچانے والے اور منع کرنے والے ہوں گے۔

۱۰۔ اسلام کے ان سنہری اصولوں پر مبنی ایک اسلامی معاشرہ بالفعل قائم کرنا آج وقت کی اہم ضرورت ہے۔ غور کیجئے کیا ہمیں اس ضرورت کا احساس ہے ؟۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع (یونٹ نمبر ۱۹)

۱- اصلاحی، صدر الدین، اسلام اور اجتماعیت، ادارہ ترجمان القرآن لاہور

۲- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار الفکر، بیروت

۳- ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی، قاہرہ ۱۹۳۷ء

۴- عمر پوری، عبد الغفار حسن، انتخاب حدیث، اسلامک پبلی کیشنز ۱۹۸۸ء

۵- ندوی، جلیل احسن، سفینہ نجات، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

۶- ندوی، جلیل احسن، زاد راہ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

۷- ندوی، جلیل احسن، راہ عمل، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

۸- نووی، ابو زکریا بن شرف، ریاض الصالحین، مکتبہ مدنیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ